سنوکر کلب بنانے کا حکم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2705

تاریخ اجراء: 28 شوال المکرم 1445ھ/07 مئی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا سنوکر کلب بنانا، جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سنوکر کلب بنانے کی اجازت نہیں ہے کہ سنوکر کلب پر کھیلی جانے والی گیمیں عموما لہو و لعب والی ہوتی ہیں اور لہو و لعب شریعت کی نظر میں پسندیدہ نہیں نیز یہاں لہو و لعب پر اجارہ ہوتا ہے جبکہ لہو و لعب پر اجارہ درست نہیں، نیز اس طرح کے کلبوں میں عام طور پر شرط ہوتی ہے کہ جو شخص کھیل ہارے گا، تو ان سب کھیلنے والوں کی طرف سے کلب کی فیس وہی ادا کرے گا، اور یہ شرط بھی جائز نہیں۔ نیز ان کلبز میں کھیلنے والے عموما کھیل کی وجہ سے نماز بھی چھوڑ دیتے ہیں، اور مختلف قسم کے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لہذا ان وجوہات کی بنا پر سنوکر کلب کا کھولنا ناجائز اور غیر شرعی کاموں میں مدد کرنے میں داخل ہے، **اس لیے سنوکر کلب کھولنا یا اس کے لیے کسی قسم کا تعاون کرنا ہرگز درست نہیں۔**

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے۔" (پارہ 21، سورۃ لقمان، آیت: 6)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ہر کھیل اور عبث فعل، جس میں نہ کوئی غرضِ دین، نہ کوئی منفعتِ جائزہ دنیوی ہو، سب مکروہ و بے جا ہیں، کوئی کم، کوئی زیادہ۔" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 78، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

تکملہ بحر الرائق میں ہے "ولا یجوز الاجارۃ علی شیء من الغناء واللھو" ترجمہ: گانے اور لہو (یعنی کھیل کود اور فضول کاموں) پر اجارہ جائز نہیں۔ (تکملۃ البحر الرائق، ج 8، ص 23، دار الکتاب الإسلامي)

العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ میں ہے"(سئل) فيما إذا استأجر زيد من عمرو آلات لهو ولعب يسمونها بالمناقل والطاب والدك لأجل اللعب بها مدة معلومة فهل لا تصح الإجارة؟

(الجواب): نعم قال في البدائع ومنها أن تكون المنافع مباحة الاستيفاء فإن كانت محظورة الاستيفاء لم تجز الإجارة وقال في الملتقى بعد ذكره كسر آلة اللهو ويصح بيع هذه الأشياء وقالا لا يضمن ولا يجوز بيعها وعليه الفتوى .اهـ. قال في الكافي لهما أن هذه الأشياء أعدت للمعصية فبطل تقومها كالخمر والفتوى على قولهما لكثرة الفساد فيما بين الناس .اهـ. والبيع والإجارة أخوان؛ لأن الإجارة بيع المنافع "ترجمہ: سوال: اس صورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ جب زید، عمرو سے کھیل کود کے آلات جن کو مناقل اور طب اور دک (خاص قسم کے کھیل کے سامان) کہتے ہیں، ایک معلوم مدت تک کے لیے اجارے پر لے، ان کے ساتھ کھیلنے کے لیے، تو کیا یہ اجارہ درست نہیں ہو گا؟

الجواب: جی ہاں۔ بدائع میں فرمایا: اور اجارے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ منافع کا حاصل کرنا مباح ہو، پس اگر منافع کا حاصل کرنا ممنوع ہو تو اجارہ جائز نہیں ہو گا۔ اور ملتقی میں جہاں انہوں نے آلہ لہو کو توڑنے کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد فرمایا: اور ان اشیا کی بیع درست ہے اور صاحبین نے فرمایا: وہ تاوان نہیں دے گا اور ان کی بیع جائز نہیں ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ (ملتقی کی عبارت مکمل ہوئی۔) کافی میں فرمایا: صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ یہ اشیا گناہ کے لیے تیار کی گئی ہیں، تو یہ متقوم نہ رہیں جیسے شراب اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے لوگوں کے درمیان بگاڑ کی کثرت کی وجہ سے۔ (کافی کی عبارت مکمل ہوئی۔) اور بیع اور اجارہ دونوں ایک ہی قسم سے ہیں کیونکہ اجارہ، منافع کی بیع ہے۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، کتاب الاجارۃ، ج 2، ص 140، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net